قرآنی بیان

والِدَین کے حقوق

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجد (دعوتِ اسلامی) کے تحت مساجد کے لئے

04-April-2025

جمعۃ المبارک کا بیان

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجِد (دعوتِ اسلامی) کے تحت مساجِد کے لئے
04 اپریل، 2025ء (متوقع اسلامی تاریخ 5 شوال، 1446ھ) کے جمعۃ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام

والِدَین کے حقوق

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ..شرک کی 2 قسمیں
- ..ماں باپ کے اِحسانات
- ..شریعت کی مانیں یا والدین کی...؟
- ..والدین کی آواز پر کب نماز توڑ سکتے ہیں؟

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ

Islamic Research Center

(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

FOR FEEDBACK
(+92) 315 2692 786

GET MORE SPEECHES
(+92) 310 8882 033

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

اَرْبعین عطّار، قسط:2، صفحہ:31، حدیث پاک نمبر 31 ہے:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ کِتَابٍ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ عَلٰی مَرِّ الْاَیَّامِ فَضْلَ الصَّلَاۃِ

ترجمہ: جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُودِ پاک لکھا، اللہ پاک اُس کے لئے گزرے ہوئے دِنوں کے بدلے دُرُودِ پاک کا ثواب لکھے گا۔[1]

ذاتِ والا پہ بار بار دُرود | بار بار اور بے شُمار دُرود
دِل کے ہمراہ ہوں سلام فِدا | جان کے ساتھ ہو نِثار دُرود
بیٹھتے اُٹھتے جاگتے سوتے | ہو الٰہی مِرا شِعار دُرود[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْکَرِیْم (اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے):

وَ اِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰہَ ۟

1 ...المجالس الواعظیۃ للسفیری، جلد:1، صفحہ:79۔
2 ...ذوقِ نعت، صفحہ:123و124۔

وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا(پارہ:1،البقرۃ:83)

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم وَ صَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْم صلّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: اور یاد کرو جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ اللہ کے سِوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے **پارہ:1، سُورۂ بقرہ کی آیت نمبر:83** کا کچھ حصّہ سُننے کی سَعادت حاصِل کی، اِس آیتِ کریمہ میں بنی اسرائیل کی ذِلّت ورُسوائی کا ایک سبب بیان کیا گیا ہے، آیت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ بنی اسرائیل کو کچھ باتوں کا حکم دیا گیا تھا مگر اُنہوں نے اس پر عَمَل نہ کیا اور نافرمان ہو کر ذِلّت کا شکار ہو گئے۔

ویسے آیتِ کریمہ طویل ہے، اس میں کل 8 باتوں کا ذِکْر ہے، جن کا بنی اسرائیل کو حکم دیا گیا تھا، آج ہم ان 8 میں سے صِرف پہلی 2 باتوں کا ذِکْر سُنیں گے اور کوشش کریں گے کہ بنی اسرائیل جن باتوں پر عمل نہ کرکے رُسوا ہوئے، ہم ان پر عَمَل کرکے عُرُوج اور ترقی کے حقدار بن جائیں۔ آیئے! آیتِ کریمہ اور اس کی وضاحت سنتے ہیں:

آیتِ کریمہ کی مختصر وضاحت

اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:

وَ اِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ (پارہ:1،البقرۃ:83)	**ترجَمۂ کنزُالعِرفان:** اور یاد کرو جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا۔

مضبوط اور پکّے وعدے کو مِیثاق کہتے ہیں۔[1] یعنی ہم نے بنی اسرائیل سے پکّا وعدہ لیا، کِن باتوں کا وعدہ...؟ فرمایا:

لَا تَعۡبُدُوۡنَ اِلَّا اللّٰہَ ۟ وَ بِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا (پارہ:1، البقرۃ:83)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو۔

یہ 2 حکم ہیں: (1): صِرْف وصِرْف اللہ پاک کی عبادت کرنی ہے یعنی اُس کی عبادت میں سُستی بھی نہیں کرنی اور اُس کے سِوا کسی اور کی عِبادت بھی نہیں کرنی (2): والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنا ہے۔ اللہ پاک ہمیں ان دونوں احکام پر عَمَل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

غیرُ اللہ کو سجدہ کرنے کا حکم

پہلا حکم ہے:

لَا تَعۡبُدُوۡنَ اِلَّا اللّٰہَ ۟ (پارہ:1، البقرۃ:83)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: کہ اللہ کے سِوا کسی کی عبادت نہ کرو۔

عِبَادت صِرْف اللہ پاک کی کرنی ہے، کسی کے آگے سجدہ نہیں کرنا، نہ کسی کی دستار کو، نہ کسی کے مزار کو۔ یہ یاد رکھ لیجئے! غیرِ خُدا کو سجدہ اگر تعظیم کی نیت سے کیا تو یہ حرام[2] اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے اور اگر مَعَاذَ اللہ! عِبادت کی نیت سے سجدہ کیا تب تو یہ شِرک ہو جائے گا۔

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ:1، سورۂ بقرۃ، زیرِ آیت:63، جلد:1، صفحہ:443۔

2 ... فتاوٰی رضویہ، جلد:22، صفحہ:565۔

لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللہُ، لَا مَشْھُوْدَ اِلَّا اللہُ | لَا مَقْصُوْدَ اِلَّا اللہُ، لَا مَعْبُوْدَ اِلَّا اللہُ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللہِ

ہے موجودِ حقیقی وہ، ہے مشہودِ حقیقی وہ | ہے مقصودِ حقیقی وہ، معبودِ حق و حقیقی وہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللہِ (1)

شرک کی دو قسمیں

یہاں ایک اور بات یاد رکھنے کی ہے، شرک جو ہے، اس کی 2 قسمیں ہیں: (1): شِرْکِ جَلی (یعنی واضح شرک)، اس کا مطلب ہوتا ہے: اللہ پاک کے عِلاوہ کسی کو اِلٰہ (یعنی عبادت کے لائق ماننا)۔ جیسے مکے کے مُشْرِک کرتے تھے، اُنہوں نے کتنے ہی خُدا بنا رکھے تھے۔ اِس شرک سے تو آدمی دائِرۂ اسلام سے نکل جاتا ہے۔

(2): شرک کی دوسری قسم ہے: شِرْکِ خَفی (یعنی چُھپا ہوا شرک)، یہ ریاکاری کو کہتے ہیں، دِکھلاوا، (2) دوسروں کے دِکھانے، اپنی واہ واہ وغیرہ کروانے کی نیت سے عِبَادت کرنا، اس میں بھی آدمی عِبَادت اگرچہ اللہ پاک کی کر رہا ہوتا ہے مگر اس کا دِل کسی اور کی رضا چاہتا ہے، لہٰذا اِسے شِرْکِ خَفی (یعنی چُھپا ہوا شرک) کہا جاتا ہے۔ اِس شرک سے آدمی دائِرۂ اِسْلام سے تو نہیں نکلتا، البتہ یہ حرام کام ہے۔ (3)

رِیاکاری بھی شرک ہے

حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عنہما فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص بارگاہِ

---

1 ...سامانِ بخشش، صفحہ: 25۔

2 ...مرآۃ المناجیح، جلد: 7، صفحہ: 141 مفصلًا۔

3 ...الحدیقۃ الندیۃ، الخلق التاسع، المبحث الرابع: الریاء الخفی وعلاماتہ، جلد: 2، صفحہ: 373۔

رِسالت میں حاضِر ہوا اور عرض کیا: یارسولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! میں اللہ پاک کی رِضا کے لئے نیک اَعمال کرتا ہوں اور اِس میں میری نیت صِرف اللہ پاک کی رِضا ہی کی ہوتی ہے مگر جب میری نیکی ظاہِر ہو جاتی ہے، لوگوں کو میرے نیک اَعمال کا پتا چل جاتا ہے تو میں خُوش ہوتا ہوں (کہ واہ! میری نیکیوں کی وجہ سے لوگوں میں میرا مقام اور میری عِزّت بڑھ رہی ہے)۔ اس وقت یہ آیتِ کریمہ نازِل ہوئی[1] ارشاد ہوا:

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا ۠﴿۱۱۰﴾ (پارہ:15، کہف:110)	**ترجَمۂ کنزُالعرفان:** تو جو اپنے ربّ سے ملاقات کی اُمّید رکھتا ہو، اُسے چاہئے کہ نیک کام کرے اور اپنے ربّ کی عِبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔

تفسیر قرطبی میں ہے: مُفَسِّرین کا اِتفاق ہے کہ اس آیت میں شِرک سے مُراد رِیاکاری ہے۔[2] مطلب یہ کہ ❁ جو بندہ آخرت پر اِیمان رکھتا ہے وہ نیکیاں تو کرے ہی کرے ❁ عِبادت تو کرے ہی کرے ❁ نمازیں بھی پڑھے ❁ روزے بھی رکھے ❁ تِلاوت بھی کرے ❁ صدقہ و خیرات بھی کرے ❁ قرآنِ پاک اور ❁ سُنَّتِ مصطفےٰ کے سائے میں شریعت کے مُطابق زِندگی گزارے ❁ اِس کے ساتھ ساتھ آخرت پر ایمان کا یہ بھی تقاضا ہے کہ بندہ رِیاکاری سے ہر دَم بچتا رہے اور نیک کام صِرف و صِرف اللہ پاک کی رِضا کے لئے کیا کرے۔

میرا ہر عمل بس تیرے واسطے ہو | کر اِخلاص ایسا عطا یاالٰہی!

---

1 … تفسیرِ قرطبی، پارہ:16، سورۂ کہف، زیرِ آیت:110، جلد:5، صفحہ:305۔
2 … تفسیرِ قرطبی، پارہ:16، سورۂ کہف، زیرِ آیت:110، جلد:5، صفحہ:305۔

رِیاکاری شِرکِ اَصْغر ہے

صحابیٔ رسول حضرت شَدَّاد بن اَوْس رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک روز میں نے اُمَّت کے غمخوار، مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ اَنْور پر پریشانی کے آثار دیکھے تو عرض کیا: یارسولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ پر قربان!! یہ پریشانی کے آثار کیا ہیں؟ اُمّت سے محبّت فرمانے والے آقا، فِکرِ اُمَّت میں غمگین رہنے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ایک مُعَاملہ ہے، جس کا مجھے اپنی اُمَّت کے متعلق خَوف ہے۔ حضرت شَدَّاد رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: میں نے پوچھا: یارسولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! وہ کیا مُعَاملہ ہے؟ فرمایا: شِرْک اور خُفْیہ خواہش۔ میں نے عرض کیا: یارسولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! کیا آپ کی اُمَّت شرک میں مبتلا ہو جائے گی؟ اس پر فرمایا: اے شَدَّاد! میری اُمَّت سُورج، چاند اور پتھروں کی پُوجا نہیں کرے گی مگر میری اُمَّت اپنے اَعْمَال میں دِکھلاوا کرنے لگے گی۔ میں نے عرض کیا: یارسولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! کیا رِیاکاری شِرْک ہے؟ فرمایا: ہاں (رِیاکاری شرک ہے)۔ میں نے عرض کیا: یارسولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! خُفْیہ خواہش کیا ہے؟ فرمایا: یہ کہ میرا کوئی اُمَّتی روزہ رکھے مگر کسی دُنیوی خواہش کی وجہ سے روزہ توڑ دے۔[1]

ایک حدیثِ پاک میں ہے: سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مجھے تمہارے متعلق سب سے زیادہ شِرْکِ اَصْغَر کا خوف ہے۔ عرض کی گئ: یارسولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! شِرْکِ اَصْغَر کیا ہے؟ فرمایا: رِیاکاری۔ پھر فرمایا: قیامت کے دن

1 ... مستدرک، کتاب الرقاق، جلد:5، صفحہ:470، حدیث:8010۔

جب لوگوں کو اُن کے اَعْمَال کا بدلہ دیا جائے گا تو رِیاکاروں کو کہا جائے گا: انہی کے پاس جاؤ جنہیں دُنیا میں اپنے اَعْمَال دکھاتے تھے۔[1]

اللہ پاک ہمیں رِیاکاری کی آفات سے بچنا نصیب فرمائے۔ رِیاکاری بہت بُری باطنی بیماری ہے، یہ نیک اَعْمَال کو تباہ و برباد کر دیتی ہے اور کم ہی لوگ ہیں جو اس سے بچ پاتے ہیں، مکتبۃ المدینہ کا ایک رسالہ ہے: **ریاکاری** کے نام سے، رسالہ میں اِس باطنی بیماری کے متعلق کافی ساری معلومات دی گئی ہیں، یہ ہے کیا؟ اس سے بچنا کیسے ہے؟ وغیرہ تفصیلی معلومات ہیں، یہ رسالہ حاصِل کیجئے! یا دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے فری ڈاؤنلوڈ کر لیجئے! خود بھی پڑھئے! اور دوسروں کو بھی پڑھنے کی ترغیب دلائیے۔

ماں باپ کے حقوق

پیارے اسلامی بھائیو! دوسرا عَمَل جس کا حکم دیا گیا، اللہ پاک نے فرمایا:

وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا (پارہ:1، البقرۃ:83)	**ترجمۂ کنزُالعِرفان:** اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو۔

یہ قرآنِ کریم کا عمومی اُسْلُوب ہے، کئی مقامات پر ایسا ہے کہ اللہ پاک کی عِبَادت کا حکم دیا تو ساتھ ہی والدین کے ساتھ نیکی اور بھلائی کا بھی حکم ارشاد فرمایا، مثلاً ایک مقام پر فرمایا:

وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًاؕ (پارہ:15، بنی اسرائیل:23)	**ترجمۂ کنزُالعِرفان:** اور تمہارے ربّ نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

1 ...مسند امام احمد، جلد:9، صفحہ:591، حدیث:24273۔

21ویں پارے میں فرمایا:

اَنِ اشْكُرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیْكَؕ (پارہ:21، لقمان:14)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: کہ میرا اور اپنے والدین کا شکر ادا کرو۔

اسی طرح اور بھی کئی مقامات پر ایسا ہی ہے کہ اللہ پاک کی عبادت کے ساتھ ہی والدین کے ساتھ بھلائی کا بھی حکم دیا جاتا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

ماں باپ کے احسانات

حکیمُ الاُمّت، مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ **فرماتے ہیں:** اس کی 2 وجہیں ہیں:

(1): ماں باپ فیضِ اِلٰہی کا پہلا واسطہ ہیں، یعنی اللہ پاک کی جتنی بھی نعمتیں بندے کو حاصِل ہوئیں، وہ سب کی سب پیدائش کے بعد ہی حاصِل ہوتی ہیں اور بندے کی پیدائش والدین کے ذریعے سے ہوئی، گویا ہر طرح کی نعمت، ہر طرح کا فیض ملنے کا پہلا واسطہ ہمارے والدین ہیں کہ یہ نہ ہوتے تو ہم بھی نہ ہوتے، ہم نہ ہوتے تو یہ دُنیا، یہاں کی تمام کی تمام نعمتیں ہمارے لئے بالکل بے معنیٰ تھیں ❁ ہم ہیں ❁ ہماری سانسیں ہیں ❁ خوبصورت چہرہ ❁ بہترین لباس ❁ مضبوط جسم ❁ مال و دولت ❁ عزّت و عظمت وغیرہ یہ سب کچھ ہمیں مِلا، اس کا پہلا واسطہ ہمارے والِدین ہیں، وہ نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا۔ چونکہ یہ والدین فیضِ اِلٰہی کا پہلا واسطہ ہیں، لہٰذا اللہ پاک کی عبادت کے ساتھ ہی ان کے حقوق کا بھی ذِکْر کیا گیا۔

(2): مفتی صاحِب مزید فرماتے ہیں: ماں باپ کے ہم پر جو احسانات ہیں، جو انعامات ہیں، اُن میں اللہ پاک کے احسانات و انعامات کی کچھ مشابہت ہے۔ مثال کے طور پر؛ ❁ اللہ پاک اپنے بندوں کو پالتا ہے ❁ نعمتیں عطا فرماتا ہے ❁ بارش برستی ہے ❁ پھل پھول

کِھلتے ہیں ❀ سبزے اُگتے ہیں ❀ دانے لگتے ہیں ❀ اناج بنتا ہے، یہ جو سارا نظامِ زندگی اللہ پاک نے بنایا ہے، کیا اس میں اللہ پاک کو کسی سے کچھ لالچ ہے؟ مَعَاذَ الله...!! ہرگز نہیں ہے۔[1] اللہ پاک فرماتا ہے:

مَاۤ اُرِیْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّ مَاۤ اُرِیْدُ اَنْ یُّطْعِمُوْنِ ﴿۵۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِیْنُ ﴿۵۸﴾ (پارہ:27، الذّٰریٰت:57، 58)	**ترجَمۂ کنزُالعِرفان:** میں اُن سے کچھ رِزق نہیں مانگتا اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھانا دیں، بیشک اللہ ہی بڑا رِزق دینے والا، قوّت والا، قُدرت والا ہے۔

غرض؛ اللہ پاک کے اِنعامات میں لالچ کوئی نہیں ہوتا، اِسی طرح والدین جو اَوْلاد کی پرورش کرتے ہیں، اِس میں بھی اُنہیں کوئی لالچ نہیں ہوتا، یہ جتنی تکلیفیں اُٹھاتے ہیں ❀ ماں سارا دِن کام کاج میں مَصرُوف رہتی ہے ❀ ابھی ناشتے سے فارغ ہوئی تھی ❀ بچوں کو سکول بھیجا ❀ گھر کی صفائی کی اور ❀ دوپہر کا وقت ہو گیا، بچوں کے لئے دوپہر کا کھانے بنانے میں لگ گئی ❀ ابھی اس سے فارغ ہوئی تھی کہ شام قریب آگئی، صبح سے شام تک ماں کام پر کام کرتی ہے، پھر اگر بچہ چھوٹا ہو، دودھ پینے کی عمر میں ہو، تب تو ماں کے 24 گھنٹے مصروف ہوتے ہیں، بیچاری رات کی نیند بھی پُوری نہیں لے پاتی، بس دِن رات بچوں کی پرورش میں لگی رہتی ہے، اِدھر والِد ہے، اپنی ضروریات قُربان کر کے بچوں کی خواہشات پُوری کرنے میں لگا رہتا ہے، اپنا نیا جوتا خریدنے کی فِکْر ہو یا نہ ہو، بچے کی سکول کی فیس (*Fee*) بھرنے کی فِکْر پُورا مہینا کام کرواليتی ہے، غرض؛ ماں باپ اَوْلاد کی پرورش

---

[1]... تفسیر نعیمی، پارہ:1، سورۂ بقرۃ، زیرِ آیت:83، جلد:1، صفحہ:510 مفصلاً۔

کے لئے جو یہ مشقت اُٹھاتے ہیں، احسان پر احسان کرتے چلے جاتے ہیں، اس میں اُنہیں بھی کوئی لالچ نہیں ہوتا، بس **ہمارے جگر کا ٹکڑا ہے** یہ کہہ کر سب کچھ قربان کرتے چلے جاتے ہیں، انہیں بدلے کی بھی اُمّید نہیں ہوتی، بعض دفعہ اَوْلاد کے دِل میں آرہا ہوتا ہے کہ ہم بڑے ہو جائیں گے تو ہماری کمائی کھانے اور بڑھاپے کا سہارا بنانے کی اُمّید پر ماں باپ ہمیں پالتے ہیں۔ یہ غلط سوچ ہے۔ ایسا نہیں ہوتا، بچّہ واقعی جوان ہو جائے گا؟ یہ کس کو خبر ہے؟ پھر جوان ہو گیا تو کما کر ماں باپ ہی کو دے گا، یہ گارنٹی کس کے پاس ہے؟ عمومی حالات یہی ہیں کہ بچہ بڑا ہو کر اپنے گھر کا ہو جاتا ہے۔ پھر کتنے بچّے اپاہج ہوتے ہیں، ہاتھ، پیر سے معذور ہوتے ہیں، ماں باپ انہیں بھی پال رہے ہوتے ہیں، حالانکہ خبر ہوتی ہے کہ یہ بڑا ہو کر بھی ہمارے کسی کام نہیں آئے گا۔ پتا چلا؛ ماں باپ کے احسانات بھی بغیر لالچ کے ہوتے ہیں، لہٰذا اللہ پاک کی عبادت کے ساتھ اِن کے حقوق کا ذِکْر فرمایا گیا۔

اللہ پاک اور ماں باپ کے احسانات میں ایک اور بڑی پیاری مشابہت ہے وہ یہ کہ بندہ چاہے نافرمان ہو، اللہ پاک اس پر بھی انعامات فرماتا ہے، یہی حال ماں باپ کا بھی ہے، ❁ بیٹا چاہے بد چلن ہو ❁ نافرمان ❁ بے ادب گُستاخ ہو، ماں باپ کی آنکھوں کا پھر بھی تارا ہوتا ہے، ماں باپ اس پر بھی احسانات کرتے ہی رہتے ہیں۔

غرض؛ یہ کئی وُجُوہات ہیں جن کی بنا پر قرآنِ کریم میں اللہ پاک کی عبادت کے ساتھ والدین کے حقوق کا بھی ذِکْر کیا گیا ہے۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ اللہ و رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے حقوق کے بعد سب سے اَہَم اور سب سے اَوَّلین حق ماں باپ کا ہے۔

سب سے پسندیدہ عمل

ایک مرتبہ ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے بارگاہِ رسالت میں سُوال کیا: یارسولَ اللہِ صَلَّی

اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! سب سے فضیلت والا عمل کونسا ہے؟ فرمایا: اَلصَّلَاۃُ عَلٰی وَقْتِھَا یعنی نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا۔ پوچھا: ثُمَّ اَیٌّ؟ اس کے بعد کونسا عمل زیادہ پسندیدہ ہے؟ فرمایا: ثُمَّ بِرُّالْوَالِدَیْنِ اس کے بعد والدین کے ساتھ بھلائی کرنا سب سے پسندیدہ ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! والدین کے ساتھ نیکی اور بھلائی بہت ہی پسندیدہ عمل ہے۔ جس کے والدین زِندہ ہیں، یقین مانئے! اُس کے تو وارے نیارے ہیں، ایک شخص تھا، اُس سے کسی کا قتل ہو گیا۔ قتل بہت بڑا گُناہ ہے، قرآنِ کریم میں فرمایا گیا: جس نے ایک جان کو قتل کیا، اس نے گویا ساری انسانیت کو قتل کیا، اتنا سخت گُناہ ہے۔ اس شخص سے جب یہ گُناہ ہو گیا تو شرمندگی ہوئی، اب سوچ کہ توبہ کی راہ کیا ہو گی؟ چنانچہ مسئلہ پوچھنے کے لئے صحابیٔ رسول حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عنہما کی خِدمت میں حاضِر ہوا، سارا ماجَرا عرض کیا اور کہا: عالی جاہ! کیا میرے لئے تَوْبَہ ہے؟ آپ نے فرمایا: کیا تمہاری ماں زِندہ ہے؟ کہا: نہیں، وہ تو وفات پا گئی ہیں۔ فرمایا: اچھا جاؤ! تَوْبَہ کرو، جتنا ہو سکے اللہ پاک کو راضی کرنے کی کوشش کرو!

یہ سُن کر وہ شخص چلا گیا، لوگوں نے پوچھا: عالی جاہ! اس کے سوال کا جواب تو یہی تھا کہ وہ توبہ کرے، پھر آپ نے ماں کے متعلق کیوں پُوچھا؟ فرمایا: اس لئے کہ میری معلومات کے مطابق اللہ پاک کو راضی کرنے کا سب سے قریب ترین ذریعہ ماں کے ساتھ بھلائی کرنا ہے (لہٰذا اگر اُس کی ماں زِندہ ہوتی تو میں کہتا: ماں کی خِدمت کرو! اللہ پاک سارے گُناہ بخش دے گا)۔[2]

---

1 ... مسند ابو داوٗد طیالسی، جلد: 1، صفحہ: 289، حدیث: 370۔

2 ... الادب المفرد، باب بر الام، صفحہ: 14، حدیث: 4۔

ماں باپ کے حقوق کتنے ہیں...؟

پیارے اسلامی بھائیو! ماں باپ کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنا چاہیے، ان کے حقوق ادا کرنے چاہئیں، یہ تو ہم عموماً سُنتے رہتے ہیں ❁ ان کے حُقوق ہیں کیا؟ ❁ کتنے ہیں؟ ❁ کون کون سے ہیں؟ ❁ ہم نے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کیسے کرنا ہے؟ اس تعلق سے چند باتیں عرض کرتا ہوں؛

سب سے پہلے تو یہ ذِہن میں بٹھا لیجئے کہ والِدَین کے حقوق کی گنتی نہیں ہو سکتی، **ایک مرتبہ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کی خِدْمت میں سُوال ہوا:** ماں باپ کے حقوق کتنے ہیں؟ (شاید سائل چاہتا ہو گا کہ مجھے حقوق گِن کر بتا دیئے جائیں تا کہ میں اُنہیں پورا کر سکوں)۔ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے کمال جواب دیا، فرمایا: والدین کے حُقوق اتنے ہیں کہ پُورے کرنا ناممکن ہے، یہاں تک کہ اگر والدین وفات پا جائیں، اگر بیٹا اُنہیں دوبارہ زندہ کرنے کی طاقت رکھتا ہو تو دوبارہ زندہ کرے، یہ بھی اُن کے حقوق میں شامِل ہے۔[1]

والِدَین کے چند حُقوق

حقیقت تو یہی ہے کہ والدین کے حقوق کسی صُورت ادا نہیں ہو سکتے، بہر حال! **عُلَمائے کرام فرماتے ہیں:** چند باتیں ہیں، بندہ ان پر عَمَل کرلے تو والدین کے ساتھ بھلائی کرنے والا کہلائے گا:[2]

(1): اطاعت و فرمانبرداری

پہلا حق ہے: شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے والدین کی ہر بات ماننا۔

❶... فتاویٰ رضویہ، جلد:14، صفحہ:370 خلاصۃً۔

❷... برالوالدین لابن جوزی، ذکر المعقول فی بر الوالدین...الخ، صفحہ:129 خلاصۃً۔

یعنی والدین کی ہر بات ماننی ہے، جو وہ کہہ دیں، فوراً البیک کہتے ہوئے اُن کے حکم پر عمل کر گزرنا ہے۔ ایسے بہت سارے کام ہیں کہ عام حالات میں جائِز کی حد تک ہیں مگر والدین کا حکم آجائے تو واجِب ہو جاتے ہیں۔ مثلاً ❁ کھانا حلال ہے، مباح ہے، بندہ نہ کھائے تو بھی گُناہ نہیں، اگر ماں باپ کھانے کا حکم فرمائیں، اب کھانا واجِب ہو جائے گا، نہ کھایا تو گُناہ ہو گا[1] ❁ اسی طرح **بہارِ شریعت میں ہے:** یہ (یعنی بیٹا) پردیس (*Abroad*) میں ہے، والِدَین اِسے بُلاتے ہیں تو آنا ہی ہو گا، خط لکھنا کافی نہیں ہے۔ یُوہیں والِدَین کو اِس کی خدمت کی حاجَت ہو تو آئے اور ان کی خدمت کرے۔[2]

یعنی دِین میں ماں باپ کا حکم ماننے کو اتنی اہمیت دی گئی ہے کہ اگر بیٹا پردیس میں بیٹھا ہے، ماں باپ نے آنے کا حکم دے دیا، اب ضروری ہے، آنا ہی پڑے گا۔

شریعت کی مانیں یا والدین کی...؟

ہاں! شریعت کا حکم اور والدین کا حکم آمنے سامنے آجائیں، یعنی ایک دوسرے کے اُلٹ ہوں، اس صُورت میں شریعت کی بات مانی جائے گی، ماں باپ کی نہیں مانی جائے گی، مثلاً والدین کہتے ہیں: ❁ داڑھی مُنڈا دو، یہ حکم شریعت کے خِلاف ہے، لہٰذا نہیں مانا جائے گا ❁ یونہی اللہ نہ کرے والدین نماز سے منع کریں، فرض روزے رکھنے سے روکیں تو ایسی صُورت میں ماں باپ کی نہیں بلکہ شریعت کی بات مانی جائے گی۔ **قرآنِ کریم میں ہے:**

فَلَا تُطِعْهُمَا (پارہ:21، لقمان:15) | **ترجمۂ کنزُالعِرفان:** تو ان کا کہنا نہ مان۔

1... فتاوٰی رضویہ، جلد:24، صفحہ:557 ماخوذاً۔

2... بہارِ شریعت، جلد:3، حصہ:16، صفحہ:559۔

یعنی ماں باپ جب اللہ ورسول کی نافرمانی کا حکم دیں تو اُن کی پیروی نہ کرو! یہاں ایک نصیحت اور ہے، جو قرآنِ کریم نے کی، فرمایا:

وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ۫ (پارہ:21، لقمان:15)	**ترجَمۂ کنزُالعِرفان:** اور دنیا میں اچھی طرح اُن کا ساتھ دے۔

پتا چلا؛ ماں باپ نے شریعت کے خِلاف حکم دے دیا تو ❁ اب اُن سے لڑنا نہیں ہے ❁ ان کے سامنے چیخنا چلانا نہیں ہے ❁ ان کے ساتھ بات چیت ختم نہیں کرنا ❁ ان سے روٹھ کر گھر سے بھاگنا نہیں ہے ❁ کھانے پینے کی ہڑتال کر کے ان کا دِل نہیں دکھانا بلکہ اس صُورت میں بھی اُن کے ساتھ بھلائی سے ہی پیش آنا ہے، مثلاً اَمّی جان کہتی ہیں: بیٹا! داڑھی منڈا دو! اب بیٹے نے اَدَب سے کہنا ہے: امی جان! آپ کا حکم سَر آنکھوں پر مگر میں داڑھی نہیں منڈا سکتا، اس میں اللہ ورسول کی ناراضی ہے۔

❁ اب اس پر ماں باپ ڈانٹیں تو چُپ کر کے ڈانٹ سُن لے ❁ ماریں تو چُپ چاپ مار کھا لے ❁ بَول چال بند کریں تو وقفے وقفے سے، حکمتِ عملی کے ساتھ، چچا، تایا، ماموں وغیرہ کی حمایت لے کر اُنہیں منانے کی کوشش کرے، بے ادبی بہر حال نہیں کرنی، ہر حال میں ان کے ساتھ بھلائی بھلائی اور بھلائی ہی سے پیش آنا ہے۔

(2): نفل عِبَادت سے زیادہ اہمیت دینا

والدین کا دوسرا حق ہے: ماں باپ کے حکم کو نفل عِبَادت سے زیادہ اہمیت دینا۔[1]

مثلاً ❁ دِل کر رہا تھا کہ کل نفل روزہ رکھوں گا، ماں باپ نے منع کر دیا تو اِن کی بات

---

[1] ...بر الوالدین لابن جوزی، کیفیۃ بر الوالدین، صفحہ:137۔

مانی جائے گی ❁ دِل چاہ رہا تھا کہ ابھی نوافِل پڑھوں گا، امی جان نے کہیں جانے، مثلاً بازار سے سَوْدا وغیرہ لانے کا فرمادیا، اب نفل بعد میں پڑھ لیں، پہلے ان کا حکم ماننا ہے۔

جُرَیج راہِب کا واقعہ

حدیثِ پاک میں ہے: حضرت جُرَیج راہِب رحمۃُ اللہِ علیہ پچھلی اُمّتوں میں ایک نیک عبادت گزار بزرگ تھے، ایک مرتبہ نوافِل پڑھ رہے تھے کہ امّی جان نے آواز دی، یہ سوچ میں پڑ گئے، ایک طرف اللہ پاک کی عِبَادت ہے، دوسری طرف ماں کا فرمان، کیا کروں؟ ذہن اس طرف جما کہ اللہ پاک کی عِبَادت جاری رکھتا ہوں۔ ماں نے دوسری آواز دی، انہوں نے پھر کوئی جواب نہ دیا، تیسری آواز دی، پھر کوئی جواب نہ دیا، اب ماں کو تو معلوم نہیں تھا کہ آپ نماز میں ہیں، چنانچہ غصّے میں کہا: اللہ پاک تجھے موت نہ دے، جب تک کسی بدکار کا منہ نہ دیکھ لے۔

بالآخر جُرَیج ایک دن نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک عورت نے کہا: میں جُرَیج کو فتنے میں مبتلا کر دوں گی۔ چنانچہ، وہ اُس کے سامنے آئی اور اسے بدکاری کی دعوت دی مگر اس نے انکار کر دیا۔ وہ عورت چرواہے کے پاس گئی جو جُرَیج کے عبادت خانے میں ہی رہتا تھا اور (بدکاری کے لئے) اُسے اپنے آپ پر قدرت دے دی۔ جس سے حاملہ ہو کر ایک بچے کو جنم دیا اور کہنے لگی کہ یہ جُرَیج کا ہے۔ لوگ جُرَیج کے پاس آئے اور اسے باہر نکال کر عبادت گاہ کو توڑ دیا اور بہت بُرا بھلا بھی کہا۔ جُرَیج نے کہا: تم یہ ہنگامہ کیوں کر رہے ہو؟ لوگوں نے کہا: تم نے اس بد چلن عورت کے ساتھ بدکاری کی اور اس نے تیرا بچہ جنا ہے۔ جُرَیج نے کہا: وہ بچہ کہاں ہے؟ لوگ بچے کو لے کر آئے تو جُرَیج نے کہا: مجھے کچھ وقت دو

تاکہ میں نماز پڑھ لوں۔ اِس پر جُرَیج نے وضو کیا اور نماز پڑھی پھر اُس بچے کے پاس آیا اور (بچے کے پیٹ میں اُنگلی مار کر) اس سے کہا: اے بچے! تیرا باپ کون ہے؟ تو (چند دن کا) بچہ بَول اُٹھا کہ: فُلاں چرواہا۔ لوگوں نے (شرمندہ ہو کر) جُرَیج سے کہا: ہم تمہارے لئے سونے کی عبادت گاہ بنادیتے ہیں۔ مگر اس نے کہا: نہیں! ویسی ہی مٹی کی بنادو۔(1)

والدین کی آواز پر کب نماز توڑ سکتے ہیں؟

پتا چلا؛ ایک طرف نفل عِبَادت ہو، دوسری طرف ماں باپ کا فرمان ہو تو زیادہ اہمیت ماں باپ کے ارشاد کی ہے۔ لیکن یہ کام بہت مشکل ہے، کب ماں باپ کی بات ماننی ہے، کب شریعت کے حکم کو اہمیت دینی ہے؟ اس کی تفصیلات ہیں، اس کے متعلق کافی سارا عِلْم ہو گا، تبھی عمل کر سکیں گے۔ مثلاً نماز والا ہی مسئلہ ہے ❁ اگر والدین کسی بڑی مصیبت میں ہیں، مثلاً اَمّی جان سیڑھی سے گر گئیں، گھر میں کوئی اَور نہیں ہے، اب تو چاہے فرض نماز پڑھ رہے ہوں، توڑ کر ماں کی خِدمت میں لگ جانا ضروری ہے ❁ اگر ایسی ایمرجنسی کی صُورت نہیں ہے، اب ماں کی پُکار پر فرض نماز نہیں توڑ سکتے ❁ ہاں! نفل پڑھ رہے ہیں، امی اَبُّو کو معلوم نہیں ہے کہ بیٹا نفل پڑھ رہا ہے، ایسی حالت میں وہ آواز دیں تو نفل نماز توڑ کر اُن کی خِدمت میں حاضِر ہو جانا ہے ❁ اگر انہیں معلوم ہے کہ بیٹا نفل پڑھ رہا ہے، اب نفل توڑنے کی بھی حاجت نہیں۔(2)

غرض؛ یہ لمبی چوڑی تفصیلات ہیں، یہ ہمیں سیکھ لینی چاہئیں، اگر **دار الافتاء اہلسنت** کی

---

1 ...بخاری، کتاب المظالم والغضب، باب اذہدم حائطاً فلیبن مثلہ، صفحہ:639، حدیث:2482۔

2 ...بہار شریعت، جلد:1، حصہ:3، صفحہ:638۔

اپلی کیشن اپنے موبائل میں رکھ لیں، وقتاً فوقتاً اس میں دیئے ہوئے فتوے پڑھتے رہیں، ساتھ ہی جب جب ذِہن میں سُوالات ابھریں، **دارُ الاِفتاء اہلسنت** کے مفتیانِ کرام سے پوچھتے رہیں،اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! عِلْمِ دین کا بہت سارا ذخیرہ جمع ہو جائے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

والدین کی پُکار پر تاخیر نہ کیجئے!

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت جریج رحمۃُ اللہِ علیہ کے واقعہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ والدین پُکاریں تو جواب دینے میں ہر گز تاخیر نہیں کرنی چاہئے، بعض لوگ اِس میں سخت لاپروائی سے کام لیتے ہیں،ماں آوازیں دے رہی ہے، یہ اپنے کام میں مگن ہیں یا موبائل میں کھوئے ہوئے ہیں، ماں کی پُکار کا جواب ہی نہیں دے رہے، بعض لوگ پہلی ایک 2 پُکاریں تو سُنی ان سُنی کر دیتے ہیں، جب ماں بیچاری خُوب چِلّا کر پُکارتی ہے، تب جواب دیتے ہیں، یہ سخت بے ادبی والی بات ہے، جو لوگ والِدَین کی پکار پر خوامخواہ بے توَجُّہی (*No Lift*) کا مُظاہَرہ کر کے اُن کا دِل دُکھاتے ہیں وہ سخت گنہگار اور عذابِ نار کے حقدار ہیں۔ ماں آخِر ماں ہوتی ہے، بسا اوقات غَلَط فہمی میں بھی اُس کے منہ سے بد دعا نکل جائے اور اگر قبولیَّت کی گھڑی ہو تو اَوْلاد آزمائش میں پڑ جاتی ہے۔ **منقول ہے:** ایک شخص کو اُس کی ماں نے آواز دی لیکن اُس نے جواب نہ دیا اِس پر اُس کی ماں نے اسے بد دُعا دی تو وہ گونگا ہو گیا۔[1]

(3): والِدَین پر خرچ کرنا

ماں باپ کا تیسرا حق ہے: اُن پر خُوب خرچ کرنا۔

---

1 ...بِرالوالدین للطرطوشی، صفحہ:79۔

مثلاً اُن کے کھانے پینے کا بہترین انتظام کرنا ❁ جوتے، کپڑے وغیرہ خرید کر دیتے رہنا ❁ حسبِ استطاعت پھل وغیرہ پیش کرنا ❁ بیمار ہوں تو اچھے ڈاکٹر سے چیک اپ کروانا، دوائیں وغیرہ مہیا کرنا ❁ حَسْبِ توفیق اُنہیں جیب خرچ کے طور پر رقم پیش کرنا کہ یہ جہاں چاہیں خرچ فرمائیں۔ غرض؛ جتنا ہو سکے ان پر اپنا مال خرچ کرنا، ان کے حقوق میں شامِل ہے۔ **روایات میں ہے:** ایک شخص اپنے والِد کو خرچ پیش نہیں کرتا تھا، اس کے والِد نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا۔ اس پر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک آنکھوں میں آنسو آئے اور جلال کی کیفیت میں اس شخص سے فرمایا: اَنْتَ وَ مَالُكَ لِاَبِیْكَ تم خود اور تمہارا سارا مال تمہارے والِد ہی کا ہے۔[1]

یقیناً ہم دُنیا میں آئے ہی اِن کے ذریعے سے ہیں، آج جو کچھ ہیں، ماں باپ کی محنت کا ہی نتیجہ ہے، لہٰذا ہمارا جو کچھ ہے، اِس پر اِن کا حق ہے، لہٰذا چاہئے کہ جتنا ہو سکے، اِن پر خرچ کیا کریں۔

جنَّت کا ساتھی

حضرت موسیٰ کلیمُ اللہ علیہ السَّلام ایک بار اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے۔ یاربِّ کریم! مجھے میرا جنّت کا ساتھی دکھا دے۔ اللہ پاک نے فرمایا: فُلاں شہر میں جاؤ، وَہاں فُلاں قَصّاب تمہارا جنّت کا ساتھی ہے۔ چنانچِہ موسیٰ کلیمُ اللہ علیہ السَّلام وہاں اُس قصّاب کے پاس تشریف لے گئے، (واقفیت نہ ہونے کے باوُجود مسافِر اور مہمان ہونے کے ناطے) اُس نے آپ علیہ السَّلام کی دعوت کی۔ جب کھانا کھانے بیٹھے تو اُس نے ایک بڑا سا ٹوکرا اپنے پاس

[1] ...ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب ماللرجل من مال ولدہ، صفحہ:366، حدیث:2291۔

رکھ لیا، اندر 2نِوالے ڈالتا اور ایک نِوالہ خود کھاتا۔ اِتنے میں کسی نے دروازے پر دستک(*Knock*)دی، قصّاب اُٹھ کر باہَر گیا۔ موسیٰ کلیمُ اللہ علیہ السَّلام نے اُس ٹوکرے میں دیکھا تو اس کے اندر ضعیفُ العُمر مرد وعورت تھے۔ موسیٰ کلیمُ اللہ علیہ السَّلام پر نظر پڑتے ہی اُن کے ہونٹوں پر مُسکُراہٹ پھیل گئی، اُنہوں نے آپ علیہ السَّلام کی رِسالت کی شہادت(یعنی گواہی) دی اور اُسی وقت انتِقال کر گئے۔ قصّاب واپس آیا تو ٹوکرے میں اپنے والدَین کو فوت شُدہ دیکھ کر مُعامَلہ سمجھ گیا اور آپ علیہ السَّلام کی دَسْت بَوسی کر کے عرض کی: آپ اللہ پاک کے نبی حضرتِ موسیٰ کلیمُ اللہ (علیہ السَّلام) معلوم ہوتے ہیں۔ فرمایا: تمہیں کیسے اندازہ ہوا؟ عرض کی: میرے ماں باپ روزانہ گڑگڑا کر دعا کیا کرتے تھے کہ اللہ پاک! ہمیں حضرت موسیٰ کلیمُ اللہ (علیہ السَّلام) کے جلووں میں موت نصیب کرنا۔ ان دونوں کے اس طرح اچانک انتِقال کر جانے سے میں نے اندازہ لگایا کہ آپ ہی حضرتِ موسیٰ کلیمُ اللہ(علیہ السَّلام)ہوں گے۔ قصّاب نے مزید عرض کی: میری ماں جب کھانا کھا لیتی، تو خوش ہو کر میرے لئے یُوں دُعا کیا کرتی تھی: یااللہ پاک! میرے بیٹے کو جنّت میں حضرت موسیٰ کلیمُ اللہ (علیہ السَّلام) کا ساتھی بنانا۔ حضرت موسیٰ علیہ السَّلام نے فرمایا: مبارَک ہو کہ اللہ پاک نے تم کو میرا جنّت کا ساتھی بنایا ہے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! پتا چلا: ❁والدین کے ساتھ خیر خواہی ❁ان کی خدمت ❁ان کے حکم کی تعمیل ❁ان کی ضروریات و حاجات کو بَروقت پورا کرنا، ہمیں جنّت میں نیکوں کی صحبتِ بابرکت، دوجہاں کی نعمتوں کے حُصول کا ذریعہ ہے۔ لہٰذا ہم بھی والدین کے ساتھ خیر خواہی

1 ...نزہۃ المجالس، باب بر الوالدین، صفحہ: 229۔

کرنے والے بن جائیں، اگر والدین کے خدمت گزار، ان کا دِل خوش کرنے والے بن گئے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دُنیا میں بھی کامیابی نصیب ہو گی اور آخرت بھی سنور جائے گی۔

والدین کے مزید حقوق

(4): والدین کی خواہشات کو پُورا کرنا بھی اُن کے حقوق میں سے ہے۔ مثلاً ❁ ان کے پسندیدہ کھانے اُنہیں کِھلانا ❁ پسند کی چیزیں لا کر دینا ❁ والِدین حج کرنا چاہتے ہیں، بیٹے کی استطاعت ہو تو اُنہیں حج کروا دے ❁ والدین مدینہ دیکھنا چاہتے ہیں، بیٹا کوشش کر کے مدینہ دِکھائے، یُوں جہاں تک ہو سکے، ماں باپ کی جائز خواہشات پُوری کی جائیں، یہ بھی حقوق میں ہے۔

اسی طرح ماں باپ کے مزید حقوق یہ ہیں: (5): ان کی خِدمت میں مُبالغہ کرنا، یعنی ❁ خُوب خِدمت کرنا ❁ اِن کے پاؤں دَبانا ❁ ان کی ضروریات بھاگ بھاگ کر پُوری کرنا ❁ ان کے غم میں غمگین اور خوشی میں خوش ہونا (6): ان کے سامنے سہم کر رہنا کہ کہیں کوئی بے ادبی نہ ہو جائے (7): ان کے سامنے آواز اُونچی نہ کرنا (8): انہیں تیز نظروں سے نہ دیکھنا (9): ان کے آگے نہ چلنا (10): انہیں نام سے نہ پُکارنا (11): اور ان کی طرف سے جو کچھ دُکھ یا تکلیف پہنچے، اس پر صبر، صبر اور بَس صبر ہی کرتے چلے جانا۔ یہ سب ماں باپ کے حقوق ہیں۔ اللہ پاک ہمیں ماں باپ کے حقوق ادا کرنے اور ساری زندگی ان کا شکر گزار ہی رہنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دارُ الاِ فتاء اہلسنت ایپلی کیشن

پیارے اسلامی بھائیو! اَلحمدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی عِلمِ دین کا فیضان عام کرنے میں مَصرُوف ہے، دعوتِ اسلامی کے ***I.T*** ڈیپارٹمنٹ نے ایک موبائل ایپلی کیشن لانچ کی ہے، جس کا نام ہے:***Darul Ifta Ahlesunnat***(دارالافتاءاہلسنت)۔اس ایپلی کیشن میں آپ درجنوں مذہبی(***Religious***) اور معاشرتی(***Social***) سوالات کے تحریری فتاویٰ ❁عقائد کے متعلق احکام❁قرآن وحدیث کے متعلق احکام❁وضو، غسل اور ناپاکی کے احکام❁نماز کے متعلق مسائل❁میت کے متعلق مسائل❁مفتیانِ دعوتِ اسلامی کے اہم تربیتی اور معلوماتی ویڈیو کلپس اور بیانات ❁معاشرتی اور مذہبی پہلوؤں پر رہنمائی کرتے مختلف آرٹیکلز(***Articles***) اور کتابیں❁مفتیانِ کرام کے مختلف علمی، تربیتی اور شرعی معلومات پر مبنی سلسلے❁تجارت کورس، فرض علوم کورس اور بہت ساری معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔یہ ایپلی کیشن اپنے موبائل میں انسٹال کر لیجئے!خود بھی فائدہ اُٹھایئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلایئے!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے ایک شرعی مسئلہ عرض کرتا ہوں:

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں پائی جانے والی غلط فہمی کی نشاندہی)

مسئلہ: فرائِض پُورے کئے بغیر نفل قبول نہیں ہوتے۔

وضاحت: ایسا دیکھا گیا ہے کہ لوگوں میں نفل نمازوں کی رغبت زیادہ ہوتی ہے، یہ اچھی

بات ہے، البتہ تہجد، اشراق اور چاشت بھی پڑھیں ساتھ ساتھ قضا نمازیں بھی ادا کریں، اللہ پاک ہم سب کو نیکی کی رغبت نصیب فرمائے۔ البتہ! ایک مسئلہ ذِہن میں بٹھا لیجئے! وہ یہ کہ **فرائِض پُورے کئے بغیر نفل قبول نہیں ہوتے۔**(1) اس لئے چاہئے کہ ❁ جس کے ذِمّے قضا نمازیں ہوں، وہ جلد اَز جلد نمازیں پُوری کرے ❁ جس کے ذِمّے قضا روزے ہوں، وہ روزے پُورے کرے ❁ جس کے ذِمَّے پچھلے سالوں کی زکوٰۃ رہتی ہو، وہ نفلی صدقہ کی بجائے زکوٰۃ کی ادائیگی کرے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ الْکَرِیْم! اس کا زیادہ ثواب ملے گا۔ اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی اَحْکام سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

روحانی علاج (وظیفہ)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

جو کوئی عصر کی نماز کے بعد 65 بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھ کا سر پر دَم کر لے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! آدھے اور پُورے سر کا دَرد ختم ہو جائے گا۔(2) اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

1 ... کتاب الزہد لابن مبارک، باب ذکر رحمۃ اللہ تبارک... الخ، صفحہ: 273، حدیث: 914۔
2 ... بیمار عابد، صفحہ: 38۔